سوال

(10) سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا کیسا ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

سورۃ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرأۃ فاتحہ خلف الامام کو کتب فقیہہ میں احتیاطاً مستحسن لکھا ہے چنانچہ مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے، فی شرح الکافی للبزوری ان القرأۃ خلف الامام علی سبیل الاحتیاط حسن عند محمد ومکروہ عندھما وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انہ لا باس بان یقرأ الفاتحۃ فی الظھر والعصر وبما شاء من القراٰن الخ (بزودی کی شرح کافی میں یہ ہے کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا پیچھے امام کے احتیاطاً حسن ہے نزدیک امام محمد کے اور مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور روایت ہے ابو حنیفہؒ سے یہ کہ نہیں مضائقہ ہے۔ اس میں کہ پڑھے سورۂ فاتحہ ظہر اور عصر میں اور جو کچھ چاہے قرآن سے الخ) اور بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ویستحسن ای قرأۃ المقتدی الفاتحۃ احتیاطاً ورفعا للخلاف فیما روی بعض المشائخ عن محمد رحمہ اللہ وفی الذخیرۃ لو قرأ المقتدی خلف الامام فی صلوٰۃ لا یجھر فیھا اختلف المشائخ فیہ فقال ابو حفص وبعض مشائخنا لا یکرہ فی قول محمد واطلق المصنف کلامہ ومرادہ فی حالۃ المخافتۃ دون الجھر وفی شرح الجامع للامام رکن الدین علی السعدی عن بعض مشائخنا ان الامام لا یحتمل القراٰ عن المقتدی فی صلوٰۃ المخافتۃ (اور مستحسن یعنی پڑھنا مقتدی کو سورۃ فاتحہ احتیاطاً اور واسطے دور کرنے خلاف کے اس میں کہ روایت کیا ہے بعض مشائخ نے محمدؒ سے۔ اور ذخیرہ میں ہے کہ اگر پڑھے مقتدی پیچھے امام کے اس نماز میں جس میں جہر نہیں کیا جاتا ہے۔ اتلاف کیا مشائخ نے بیچ اس کے پس کہا ابو حفص اور مشائخ نے ہمارے نہیں مکروہ ہے بیچ قول محمد کے اور مطلق ذکر کیا مصنف نے کلام کو ان کے اور مراد ان کی حالت قرأت سری میں ہے نہ جہری میں۔ اور امام رکن الدین علی سعدی کی شرح جامع میں ہے کہ ہمارے بعض مشائخ سے مروی ہے کہ نماز سری میں امام مقتدی کی قرأت کو اس کی طرف سے ادا نہیں کر سکتا۔) اور ہدایہ میں ہے ویستحسن سبیل الاحتیاط فیما یروی عن محمد رحمہ اللہ اور احتیاط کی نظر سے پڑھنا مستحسن ہے بموجب اس قول کے جو امام محمدؒ سے مروی ہے۔ اور عینی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے وبعض مشائخنا یستحسنون ذلک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوٰۃ وبعضھم فی السّریۃ فقط وعلیہ فقھاء الحجاز والشام (یعنی بعض مشائخ ہمارے مستحسن سمجھتے ہیں پیچھے امام کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو ازراہ احتیاط کے سب نمازوں میں سے اور بعض مشائخ نماز آہستہ والی میں اور اسی پر ہیں فقہاء حجاز و شام کے الخ) اور ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے الامام محمد من ائمتنا یوافق الشافعی فی القرأۃ خلف الامام فی السریۃ امام محمد ہمارے اماموں سے موافقت کرتے ہیں امام شافعی کی بیچ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے پیچھے امام کے نماز سرّیہ میں) اور عبد الوہاب شعرانیؒ نے میزان الکبریٰ میں لکھا ہے لابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ قولان احدھما عدم وجوبھا علی الماموم ولا یستن لہ وھذا قولھما القدیم وادخلہ محمد فی تصانیفہ القدیمۃ واشتھرت النسخ الی الاطراف وثانیھا استحسانھا علی سبیل الاحتیاط وعدم کراھتھا عند المخافتۃ للحدیث المرفوع لا تفعلوا بام القراٰن وفی روایۃ لا تقرؤا بشیٔ اذا جھرت بام القراٰن وقال عطاء کانوا یرون علی الماموم القرأۃ فیما یجھر فیہ الامام وفیما یسر فرجعا من قولھما الاول الی الثانی احتیاطاً (امام ابو حنیفہؒ و محمد کے دو قول ہیں پہلا نہ واجب ہونا قرأت کا اوپر مقتدی کے اور نہ مسنون ہونا واسطے اس کے اور یہ قول قدیم ہے اور دونوں کا اور داخل کیا اس کو محمدؒ نے اپنی تصانیف قدیمہ میں اور مشتہر ہوئے نسخے اطراف میں، دوسرا مستحسن ہونا قرأۃ فاتحہ کا ازراہ احتیاط کے اور نہ مکروہ ہونا وقت آہستہ پڑھنے کے

بسبب حدیث مرفوع کے کہ نہ کرو قرأت مگر ساتھ سورئہ فاتحہ کے اور ایک روایت میں ہے نہ پڑھو کچھ جس وقت باآواز پڑھوں میں قرأت مگر سورۃ فاتحہ اور کہا عطاء نے تھے یعنی صحابی قائل اس بات کے کہ مقتدی قرأۃ کرے اس نماز میں کہ باآواز بلند پڑھتا ہے امام اور اس میں کہ آہستہ پڑھتا ہے۔ پس رجوع کیا دونوں نے یعنی ابو حنیفہ اور محمدؒ نے اپنے قول اول سے طرف قول ثانی کے احتیاطاً الخ اور ملاّ جیونؒ نے تفسیر احمدی میں تحریر کیا ہے فان رایت الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قرأۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد ایضاً احتیاطاً ترجمہ: پس اگر دیکھئے تو گروہ صوفہ اور مشائخین حنفیہ کو دیکھئے گا تو ان کو کہ اچھا جانتے ہیں پڑھنا سورئہ فاتحہ کا واسطے مقتدی کے جیسا کہ مستحسن جانا سورئہ فاتحہ پڑھنے کو امام محمدؒ نے بھی از روئے احتیاط کے۔

اور حضرت شاہ شیخ فریدالدین بہاری قدس سرہ کے ملفوظات مسمی بخوان پر نعمت میں ہے۔ از اینجا باز بیچارہ عرضداشت کہ قرأت فاتحہ خلف الامام مقتدی را وعید است آنجا چہ کند فرمو فاتحہ بخند و مشائخ ہم میخوانند الخ ابجد العلوم میں تحت ترجمہ حضرت میرزا مظہر جانجانان رحمہ اللہ تعالیٰ کے لکھا ہے ویقوی قرأۃ الفاتحۃ خلف الامام عمدۃ الرعایہ ترجمہ: قوت دیتے تھے پڑھنے سورئہ فاتحہ کو پیچھے امام کے۔ میں مولانا محمد عبدالحیؒ لکھنوی مغفور تحریر فرماتے ہیں ومنھم من تفوہ بفساد صلٰوۃ المقتدی بھا وھو قول شاذ مردود وروی عن محمدؒ انہ استحسن قرأۃ الفاتحۃ للموتم فی السریۃ وروی مثلہ عن حنیفۃ صرح بہ فی الھدایۃ والمجتبیٰ شرح مختصر القدوری وغیرہ ھما وھذا ھو مختار کثیر من مشائخنا وعلی ھذا فلا یستنکر استحسانھا فی الجھریۃ ایضاً اثناء سکتات الامام بشرط بان لا یخل سماع الخ فتاوی مفید الاحناف ۵

ترجمہ: اور بعض فقہاء میں وہ شخص ہے کہ بکواس کی ہے اس نے ساتھ فاسد ہونے نماز مقتدی کے بسبب قرأۃ فاتحہ کے اور یہ قول شاذ و مردود ہے۔ اور روایت کیا گیا ہے امام محمد سے یہ کہ مستحسن جانا ہے انہوں نے پڑھنا سورئہ فاتحہ کا واسطے مقتدی کے نماز آہستہ میں اور روایت کیا گیا ہے مثل اس کے امام ابو حنیفہؒ سے، تصریح اس کی ہدایہ و مجتبیٰ شرح مختصر قدوری میں گا وریہ مختیار ہے نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور بنا براس کے پس نہیں انکار کیا جا سکتا مستحسن ہونا فاتحہ کا پڑھنا نماز جہریہ میں بھی درمیان سکتات امام کے بشرطیکہ مخل نہ ہو سننے میں ۱۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 117-119

محدث فتویٰ